سوال

یرشر عـ0کلیں

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

یدالہدیث تھاوہ فوت ہوگیا۔ اس کی اولادنہ اہل حدیث ہے نہ ہی بریلوی۔ اس کے علاوہ دوسرے تمام رشتہ دار بریلوی ہیں جوکہ زید کی وفات پر تیسرے دن قل کرانا چاہتے تھے۔ چونکہ زید کے بیٹے کچھ نہ کچھ اہل حدیثوں والا ذہن رکھتے تھے۔ اسلئے وہ قل، ساتے، چالیسویں وغیرہ کو ناجائز سمجھتے ہیں۔ انہوں نے

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

م السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!
والصلاة والسلام علىٰ رسول اللہ، أما بعد!

نے والے پر نوحہ خوانی جاہلیت کا عمل ہے۔ صحیح مسلم میں ابومالک اشعری سے مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری امت میں چار چیزیں جاہلیت کے کاموں میں سے ہیں جنہیں وہ نہیں چھوڑیں گے۔ ان میں سے ایک چیز نیاحۃ(بین کرنا) شمار فرمائی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ا

باب البکاء علی المیت)

نوحہ ایک شکل یہ بھی کہ میت کے دفن کے بعد میت کے گھر میں اجتماع کیا جائے اور کھانا تیار کیا جائے۔ مسند احمد میں جریر بن عبداللہ الجبلی سے روایت ہے فرماتے ہیں :

د الاجتماع الی أہل المیت وصنعۃ الطعام بعد دفنہ من النیاحۃ"

، ص، وج ۴)

د صحیح ہے اور اس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک جلیل القدر صحابی سے صراحت آئی ہے کہ صحابہ کرام اس قسم کے اجتماع اور کھانا تیار کرنے کو نوحہ (بین کرنا) شمار کرتے تھے۔ کیونکہ یہ بھی اظہارِ غم کی ایک مذموم صورت ہے۔جس میں اہل میت پر بے جا بوجھ ڈالا جاتا ہے۔ کھانا تیار کرنے کی ناروا '

ھا اس قسم کے اجتماعات مثلاً تیجے، ساتویں، دسویں، چالیسویں اور برسی کو دین ہی بنا لیا ہے۔ انہیں اس سے کوئی غرض نہیں کہ ان دنوں میں اس طریقے سے اکٹھ کرنا، کھانا پکانا، مولوی صاحب کا اس پر ختم پڑھنا، نوحہ کی ایک صورت ہونے کے علاوہ ہندوؤں کی نقالی ہے۔ اور ان دنوں میں وہ بھی اکٹھ کرتے او

ہل حدث کے گھر میں پیدا ہو گئے مگر اتباع سنت سے اپنے آپ کو آراستہ نہ کر سکے، نہ بدعت سے اجتناب کا جزبہ قائم رکھ سکے عجیب مشکل میں گرفتار ہیں۔ ان رسوم میں شریک نہیں تو اپنے آپ میں اتنی ہمت نہیں پاتے کہ جاہلانہ رسوم میں بتلا حضرات مے ملامت برداشت مرسکیں۔ یہ لوگ ان رسوم کو جائزَ

ں یہ کام مردوں سے بھی زیادہ ہے ختی کہ بعض اہلحدیث مدارس کی مقررہ خواتین باقاعدہ اس قسم کی مجالس میں شریک ہوتی ہیں اور اپنے خیال میں لوگوں کو قل اور ختم کی بدعات سے بچاتی ہیں۔ انہیں معلوم نہیں کہ وہ دوسروں کو بدعت سے بچاتے بچاتے خود ایک بہت بڑے گناہ میں بتلا ہوگئی ہیں۔ کیونکہ اس پر

ں کسی کی موت کی خبر ے نے پر اس کے گھر والوں کے لیے کھانا تیار کر کے بھیجنا سنت ہے کیونکہ اس وقت گھر والے غم واندوہ کی زجہ سے کھنا پکانے کی طرف توجہ ہی نہیں کر سکتے۔

بداللہ بن جعفر قال لما جاء نعی جعفر قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم اصنعوا لآل جعفر طعاما فقد اتاہم ما یشغلہم))

ں جعفر فرماتے ہیں کہ جب جعفر کی موت کی خبر آئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جعفر کے گھر والوں کے لیے کھانا تیار کرو کیونکہ ان کے پاس ایسی چیز آئی ہے جس نے انہیں مشغول کر دیا ہے۔ ''رواہ الترمذی وابوداؤد وابن ماجہ (مشکوۃ باب البکاء علی المیت)

امام شافعی نے فرمایا :

ابۃ أن یعملوا لأہل المیت فی یوم یموت ولیلۃ طعاما یشبعہم فإن ذلک وذکر کریم وہو من فعل أہل الخیر قبلنا وبعدنا لأنہ لما جاء نعی جعفر طعاما فإنہ جآء ہم ما یشغلہم.))

ص317 : ج1)

کے گھر والوں کے پاس آنے والے مہمانوں کا کھانا تیار کر کے بھیجنے کی ترغیب بھی ملتی ہے۔ کیونکہ ظاہر ہے کہ جب زہ اپنے لیے کھانا تیار نہیں کر سکتے تو مہمانوں کے لیے کھانا کیسے تیار کر سکیں گے۔ مگر اس حدیث کا مروجہ قل ساتویں وغیرہ سے کوئی تعلق نہیں نہ ہی کھانا تیار کر کے جلسے کے نام پر تعزیتی ماتم

ں۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

آپ کے مسائل اور ان کا حل

1ج

محدث فتویٰ